محترم ساتھیو

السلام علیکم

قربانی مہم کے اس موقع پر ایک تیار شدہ درس پیش خدمت ہے۔ اسے مختلف حلقوں میں ان دنوں میں دیا جاسکتا ہے۔ آپ کی خدمت میں اسے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس مہم کیلئے ماحول تیار کیا جائے اور اس موضوع پر مواد فراہم کیا جائے۔ یہ درس آپ کی ملک ہے، آپ اسے جس طرح چاہیں استعمال کرسکتے ہیں۔ اس میں حذف واضافہ اور تعدیل وترمیم کا بھی آپ کو مکمل اختیار ہے۔

قربانی سنت ابراھیمی

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ، لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ

”اور (قربانی کے) اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے، پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو اور جب (قربانی کے بعد) ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کئے بیٹھے ہیں اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں، ان جانوروں کو ہم نے اس طرح تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکریہ ادا کرو، نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون مگر اسے تمہارا تقوی پہنچا تا ہے، اس نے ان کو تمہارے لئے اس طرح مسخر کیا ہے تاکہ اس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اس کی تکبیر کرو اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بشارت دے دو نیکوکار لوگوں کو“

سامعین کرام!

میں نے آپ کے سامنے سورہ الحج کی دو آیات، آیت نمبر 36 اور 37 کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا ہے جن سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ ہمارا موضوع قربانی ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي، يَفْقَهُوا قَوْلِي

قربانی ایک اہم سنت بلکہ سنت ابراہیمؑ ومصطفوی ہے۔ تمام اصحاب حیثیت مسلمان ہر سال حج کے موقع پر اس سنت کو زندہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

جمہور اہل علم کے نزدیک قربانی سنت موکدہ ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ نے اسے ہر صاحب استطاعت پر واجب قرار دیا ہے۔

یہ بات ہمیں معلوم ہونی چاہئے کہ قربانی کی فضیلت پر وارد اکثر احادیث ضعیف السند ہیں۔ امام ابن عربیؒ نے ترمذی شریف کی شرح میں لکھا ہے:

”لیس فی فضل الاضحیة حدیث صحیح“

”قربانی کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح سند والی حدیث نہیں“۔

نیز ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ضعیف احادیث کا مجموعہ ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنتا ہے اور یہی طریقہ علامہ البانیؒ کا

بھی ہے۔علامہ البانیؒ محدث عصر ہیں اوران کا خیال ہے کے فضائل اعمال کی ضعیف حدیثوں کا جب مجموعہ ہو وہ ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے قربانی کی ترغیب دی ہے اوراس کا اہتمام بھی فرمایا ہے۔امام ترمذیؒ کی روایت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں قیام کے وقت اس کا خاص اہتمام فرمایا۔روایت میں آتا ہے کہ:

''اَقَامَ اَلنّبِیُ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنٍ یُضَحّی''

''نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے''(ترمذی)

ایک دوسری روایت سے ہمیں معلوم ہوتا کہ نبی کریم ﷺ قربانی کا کس طرح خاص اہتمام فرماتے کہ سفر وحضر میں بھی آپ ﷺ نے اسے ترک نہیں کیا۔حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ:

کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فحضر الاضحی، فاشترکنا فی البقر سبعة وفی البعیر عشرة

''ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔''(ترمذی)

ان دونوں روایتوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کس قدر قربانی کا اہتمام فرماتے تھے۔

آپ ﷺ نے قربانی کی ہمیشہ مداومت فرمائی ہے۔حضرت انسؓ کا بیان ہے:

''کَانَ اَلنبِیّ ﷺ یُضَحّی بِکَبْشَیْنِ ، وَاَنَا اُضَحّی بِکَبْشَیْنِ''

''نبی اکرم ﷺ دو مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھے ذبح کرتا ہوں (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نے متعدد احادیث کے ذریعہ اپنی امت کو قربانی کی ترغیب دی ہے، درج ذیل احادیث ملاحظہ ہوں:

رسول اکرم ﷺ نے قربانی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

''......فَاِنّهُ یُغْفَرُ لَکُمْ عِنْدَ اَوّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا''

''......قربانی کے جانور کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے''

اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کی کتنی بڑی فضیلت ہے کہ قربانی کے جانور کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ قربانی کرنے والے کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

ایک موقع پر صحابہ کرامؓ نے قربانی کے حوالے آپ ﷺ سے استفسار کیا تو رسول اکرم ﷺ فرمایا

''سُنّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَؑ''

''یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے''

عرض کیا گیا اس کے بدلے ہمیں کیا اجر ملے گا؟

فرمایا گیا:

"بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً"

"قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے برابر نیکی ملے گی" (ابن ماجہ)

ایک جگہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

ماعمل ابن آدم یوم النحر عملا احب الی اللہ من اھراق الدم وانه لیوتی یوم القیامة بقرونھا واشعارھا واظلافھا، وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض، فطیبوا بھا نفساً

"قربانی کے دن بنی آدم کے اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کو اتنا زیادہ محبوب عمل کوئی نہیں جتنا قربانی کے جانوروں کا خون بہانا ہے۔ قیامت کے دن (نامہ اعمال میں درج کرنے کے لئے) سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت لایا جائے گا اور قربانی کے اس عمل کو اللہ تعالیٰ قطرۂ خون کے زمین پر گرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے لہٰذا تم خوشی خوشی قربانی کیا کرو۔" (ترمذی)

اس حدیث سے بھی ہمیں معلوم ہوا کہ قربانی کی کتنی فضیلت ہے نیز قربانی کا جانور قیامت کے دن سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت لایا جائے گا نیز قربانی کے جانور کے خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

ماانفقت الورق فی شئی افضل من نحیرة فی یوم عید

"عید کے دن کسی نیک کام میں چاندی خرچ کرنا بھی اتنا کارِثواب نہیں جتنا کہ خون بہانا ہے۔" (دار قطنی)

معلوم ہوا کہ بقرعید کے دن کوئی نیک عمل اتنا کارِثواب نہیں جتنا قربانی کا عمل کارِثواب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے امت کو تاکید فرمائی ہے کہ ان کا ہر گھرانہ ہر سال قربانی دے۔ حضرت مخنف بن سلیمؓ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا:

"یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَةٌ"

"اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے" (مسند، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

معلوم ہوا کہ ایک قربانی پورے گھرانے کیلئے کافی ہے۔ اس سلسلے میں فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ گھرانے کے افراد کی تعداد خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو، ان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہوجاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے متعلق یہ اور اس طرح کے دیگر متعدد احادیث ثابت ہیں البتہ جو لوگ استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں کرتے، ان کا کیا معاملہ ہے؟۔

استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں پر نبی رحمت ﷺ نے شدید ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَانَ لَهُ سِعَةٌ فَلَمْ يُضَحِّ ، فَلا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا"

"جو شخص استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے" (مسند، ابن ماجہ، دار قطنی اور حاکم)

جو شخص استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ مسلمانوں کی عید گاہ میں جا کر کیا کرے گا؟ معلوم ہوا کہ عید کی حقیقی مسرت اور خوشی قربانی کرنے میں ہے۔

فوت شدہ اعزہ کی طرف سے قربانی کرنا نہایت فضیلت والا عمل ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے جن لوگوں کے والدین یا والدین میں سے کوئی ایک یا کوئی قریبی عزیز اور رشتہ دار اس دنیا سے چلا گیا ہو، اس کی طرف سے قربانی کرے کہ اس کا اجر فوت شدہ کو ضرور ملتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا کہنا ہے :

"وَ تَجُوْزُ الْاُضْحِيَةُ عَنِ الْمَيِّتِ كَمَا يَجُوْزُ الْحجّ عَنْهُ وَ الصَّدَقَةُ عَنْهُ"

"جس طرح میت کی طرف سے حج اور صدقہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے"

حضرت حنشؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"ضَحّٰى عَلِيٌّؓ بِكَبْشَيْنِ ، كَبْشٌ عَنِ النَّبِي ﷺ وَ كَبْشٌ عَنْ نَفْسِهٖ وَقَالَ "اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ ﷺ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ اَبَدًا"

"حضرت علیؓ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی، ایک مینڈھا نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور فرمایا: مجھے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں ہمیشہ ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا" (احمد، ابوداؤد، ترمذی اور حاکم)

اکثر علمائے کرام کا کہنا ہے کہ فوت شدہ اعزہ کی طرف سے قربانی کی گئی تو ان شاء اللہ اس کا اجر انہیں ضرور ملے گا البتہ ایک بات واضح طور پر معلوم ہونی چاہئے کہ جو شخص اپنے کسی فوت شدہ عزیز کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہو تو اسے دو قربانیاں کرنی ہوں گی۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری فوت شدہ عزیز کی طرف سے کیونکہ اگر اس نے صرف فوت عزیز کی طرف سے قربانی کی اور اپنی طرف سے قربانی نہ کی تو فوت شدہ عزیز کو تو اس کا اجر مل جائے گا مگر وہ تارک سنت ہوگا۔ لہذا جو شخص اپنے کسی فوت شدہ عزیز کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اسے دو قربانیاں کرنی ہوں گی نیز فوت شدہ عزیز کی طرف سے قربانی کا گوشت وہ نہیں کھا سکتا۔

قربانی کا ارادہ رکھنے والا شخص جب ذوالحج کا چاند دیکھ لے یا یہ خبر عام ہو جائے کہ چاند نظر آ گیا ہے۔ اسی رات سے لے کر عید کی نماز پڑھنے اور اپنے جانور کی قربانی کر لینے تک اپنے جسم کے کسی حصہ سے کوئی بال یا ناخن نہ کاٹے کیونکہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ میں ارشاد نبوی ہے:

"جب تم ذوالحج کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ بھی رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔"

اس حکم نبوی کی تعمیل پر حاصل ہونے والی برکات کا یہاں تک پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی شخص میں جانور خرید کر ذبح وقربانی کرنے کی طاقت نہ ہواور وہ چاند نظر آ جانے سے لے کر قربانیوں کے وقت تک کوئی بال اور ناخن نہ کاٹے تو اللہ تعالی اسے بھی اس کی نیت کی بناء پر قربانی کا ثواب عطا کر دیتا ہے۔امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہیالبتہ شیخ البانی نے اس کی سند پر کچھ کلام کیا ہے۔اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ:

''اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس صرف دودھ دینے والی ایک بکری ہی ہے، کیا میں اس کی قربانی دے دوں''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں، بلکہ اپنے بال، ناخن، موچھیں کاٹو اور زیرناف کے بال صاف کرو، یہ تمہارے لئے اللہ کے ہاں پوری قربانی کے برابر ہوگا۔''

سورۂ حج کی آیت ۲۸ کے الفاظ ہیں:

''لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ''

قابل توجہ ہیں جن میں حج کے فوائد کو ''منافع'' جمع کے صیغے سے ذکر فرمایا ہے اور اسی آیت میں قربانی کے جانوروں کا ذکر بھی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ قربانیاں بھی فائدوں اور منفعتوں سے خالی نہیں۔

اسی آیت میں ارشاد الٰہی ہے:

فَكُلُوا مِنهَا وَأَطعِمُوا البَائِسَ الفَقِيرَ

''(قربانیوں کا گوشت) خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلائیں''۔

اور آیت 36 میں پہلے فرمایا: تمہارے لئے ان (قربانی کے جانوروں) میں بھلائی ہے۔

اور پھر فرمایا: ''ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کئے بیٹھے ہیں اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔''

ان آیات میں جن منفعتوں اور بھلائیوں کا ذکر ہے ان میں سے سب سے پہلے غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ مواسات وہمدردی کا پہلو آتا ہے کہ ان قربانیوں کی بدولت ان لوگوں کو بھی اللہ کی نعمت ''گوشت'' کھانے کا موقع میسر آجاتا ہے جنہیں سال بھر خرید کر گوشت کھانے کی ہمت نہیں ہوتی۔ان قربانیوں کی برکت سے نہیں معلوم ان میں سے کتنے لوگوں کو سال بہ سال صرف عیدالاضحیٰ کی قربانیوں کا گوشت ہی کھانے کو ملتا ہو اور یہ ان پر کوئی احسان بھی نہیں بلکہ بحکم الٰہی انہیں گوشت دینا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ''اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ'' اور '' وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ'' فرما کر ان غم گساریوں کو واجب قرار دے دیا ہے۔

میرے بھائیو!

پاکستان اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے، وہ آپ کے علم میں ہیں۔سندھ میں بارش اور سیلاب نے جو تباہی مچا رکھی ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ہم میں سے اکثر نے یقیناً ان سیلاب زندگان بھائیوں کیلئے بہت کچھ کیا ہے اور مزید کرنے کا بھی ارادہ رکھتے

ہیں مگر قربانی کے اس موقع پر ہم اپنے ان بھائیوں کو نہ بھولیں جو سیلاب جیسی آفت میں مبتلا ہیں۔ یہاں آپ کے کچھ ایسے بھائی ہیں جو آپ کی قربانی سندھ کے ضرورت مندوں میں کرتے ہیں۔ یہ لوگ الخدمت کے ذریعہ یہ قربانیاں کرواتے ہیں۔ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے آپ بھی اس کارِ خیر میں حصہ ڈالیں اور اپنی قربانیاں سندھ کے سیلاب زندگان میں کروائیں۔

قرآن مجید میں ان لوگوں کا حال بیان کیا گیا جنہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں سے پوچھا جائے گا:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ

''کیا چیز تمہیں دوزخ لے گئی''

یہ تو بہت برا ٹھکانہ ہے، یہاں تم کیسے آ گئے؟ آخر تم نے کونسا جرم کیا تھا جس کے باعث تمہیں جہنم جانا پڑا؟

وہ اپنے جرائم گناتے ہوئے یہ بھی کہیں گے کہ:

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ

''اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے'' (المدثر 45،46)

یہ بات معروف ہے کہ مسکین کو کھانا کھلانے کی بڑی فضیلت ہے اور اس وقت ہمارے ملک میں ان متاثرین سے زیادہ اور کون مسکین ہیں۔قربانی کے اس موقع پر ہم ان بھائیوں کیلئے کھانے کا انتظام کریں تو اس میں دہرا اجر بھی ہے۔ایک اجر قربانی کا اور دوسرا محتاج کی بھوک دور کرنے کا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِماً ثَوْباً عَلٰى عُرىً كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِماً عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِماً عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْم (ابی سعید۔ابوداؤد و ترمذی)

''جو مسلمان کسی مسلمان کو عریانی کی حالت میں کپڑے میں پہنائے تو اللہ تعالی اس کو جنت کے سبز جوڑے عطا فرمائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے تو اللہ تعالی اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے تو اللہ تعالی اس کو نہایت نفیس شرابِ طہور پلائے گا جس پر غیبی مہر لگی ہوگی''

ایک اور جگہ پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''**كُلّ امْرِءٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتىٰ يُقْضىٰ بَيْنَ النَّاسِ**'' (عقبہ بن عامر۔مسند احمد)

''قیامت کے دن ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے''

میں نے آپ کے سامنے جو باتیں رکھیں ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۔قربانی حضرت ابراہیمؑ اور رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

۔آپ ﷺ نے اس کا خاص اہتمام فرمایا کہ سفر میں بھی اس کو ترک نہیں کیا۔

۔قربانی پر اللہ تعالی بیش بہا اجر دیتا ہے یہاں تک کہ جانور کے کے بال کے برابر نیکیاں ملیں گی۔

۔قربانی کے جانور کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۔ ہر سال ایک گھرانے پر قربانی ہے۔

۔استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کیلیئے شدید وعید ہے۔

۔متوفین کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

۔قربانی کے موقع پر ہمیں اپنے متاثرین بھائیوں کو نہیں بھولنا چاہیئے۔

آیئے ہم سب مل کر پاکستان کے متاثرین کی مدد کریں اور قربانی کی سنت کو زندہ کریں۔